جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

فرمائے کچھ اور عطا فرما دے یا جنت میں درجات بلند کر دے۔ اصل مدد
اللہ جل شانہ ہی فرماتا ہے اور وسیلہ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔

باذن اللہ

اعلیٰحضرت علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ ''انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اظہار
خوارق وادراک غیب میں انسان مختار بعطائے قادر جلیل الاقتدار ہیں کہ
جسطرح عام آدمیوں کو ظاہری حرکات وظاہری ادراکات کے اختیارات
حضرت واہب العطیات نے بخشے ہیں کہ جب چاہیں دست وپا کو جنبش
دیں چاہیں نہ دیں، جب چاہیں آنکھ کھول کر چیز دیکھ لیں چاہیں نہ دیکھیں
اگرچہ بے خدا کے چاہے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے، اور وہ چاہیں خدا نہ چاہے تو
ان کا چاہا کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ عطائی اختیارات اسکے حقیقی ذاتی اختیار کے
حضور کچھ نہیں چل سکتے بعینہ یہی حالت حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ
والسلام کی دربارۂ معجزات وادراک مغیبات ہے کہ رب عزوجل نے انہیں
ظاہری جوارح وسمع وبصر کی طرح باطنی صفات وہ عطا فرمائی ہیں کہ جب
چاہیں خرقِ عادات فرما دیں مغیبات کو معلوم فرما لیں۔ چاہیں نہ فرمائیں
اگرچہ بے خدا کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں نہ بے ارادۂ الٰہیہ ان کا ارادہ کام
دے سکتا ہے اور امام الوہابیہ کے نزدیک ایسا نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم
الصلوۃ والسلام پتھر کی طرح عاجز محض ومجبور مطلق ہیں۔''

(فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 30 ص579)

سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انا قاسم واللہ یعطی ''اللہ
تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بانٹتے اور تقسیم فرماتے ہیں۔ یہ

تقسیم بھی اللہ کریم کے اذن سے ہوتی ہے۔

لمحہ فکریہ

آج کل بیان کرتے ہوئے بتانا چاہئے کہ بے شک باذن اللہ کا عقیدہ مشرک بننے نہیں دیتا مگر جس کے اندر سے باذن اللہ ختم ہو گیا ہو یا اڑا دیا جائے وہ کون ہوگا؟ کافر و مشرک۔

یہ بھی یاد رہے علم والوں اور جاہلوں میں فرق ہے اور بہت سے مقرر بیان کرتے ہوئے باذن اللہ کہتے ہی نہیں اس لئے جاہل عوام کو سمجھ نہیں آتی اور جاہل یہ کہتے ہیں کہ اللہ کریم چاہے نہ چاہے اولیاء کرام اور انبیاء کرام سب کچھ کر سکتے ہیں اور یہ شرک ہے۔

اس لئے پکارنے کو باذن اللہ سے مشروط کرنے کے بعد عوام کو یہ بھی دعوت دیں کہ اللہ کریم سے ہر شے مانگا کرو، نماز، روزہ اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر بھی عمل کرو۔ اس طرح نابینا صحابی کی دعا جو نبی کریم ﷺ نے وظیفہ کے طور پر سکھائی اس کو بھی کبھی کبھی وظیفہ کے طور پر پڑھ لیا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ بھی ہر ایک کو اس کی عقل کے مطابق بات، وظیفہ اور عمل ارشاد فرماتے تھے۔

واقعہ: ایک آدمی کا بچہ دریا میں ڈوب گیا وہ بڑے عاملوں، پیروں مزاروں اور علمائے کرام کے پاس گیا اور کہنے لگا جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کی کرامت سناتے ہو کہ ''بیڑہ'' 12 سال کا ڈوبا نکال دیا تھا میرا بیٹا بھی زندہ ہونا چاہئے لیکن بیٹا مر گیا۔

کہنے لگا۔ یہ سارے پیر، عامل اور مزار والوں نے مدد کیوں نہیں کی۔

سب نے جواب دیا اللہ کریم کی مرضی نہیں تھی اور جب اللہ جل شانہ کی مرضی نہ ہو تو کوئی بھی کام نہیں آ سکتا بلکہ آزمائش کر کے درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ کہنے لگا: یہ تو وہابی کہتے ہیں مگر بریلویوں نے تو ہمیشہ یہی کہا ہے کہ اولیاء کرام سیاہ و سفید کے مالک ہوتے ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

اسی طرح ایک عالم کو جاہل لوگ کہہ رہے تھے کہ تم کہو کہ داتا بیٹا دے سکتا ہے۔ اس نے کہا کہ باذن اللہ کسی کی دعا بھی قبول ہو سکتی ہے اور ''باذن اللہ'' ہماری اصل ہے۔ وہ جاہل کہنے لگے تو ہمیں قرآن کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے بس یہ کہہ کہ داتا بیٹا دیتا ہے۔ عالم نے کہا اللہ کریم کا حکم ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ جاہل عوام کہنے لگی یہ انبیاء و اولیاء کا منکر، گستاخ اور کافر یعنی دیوبندی یا وہابی ہے۔

مدد ہونا اور آزمائش

اللہ کریم نے ہم کو بندگی کے لئے پیدا کیا ہے اور بندگی سے مقصود عاجزی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک جانا ہے۔ اللہ کا بندہ اپنی خواہش کو نہیں بلکہ توکل علی اللہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر چل کر اسباب کو اختیار کر کے نتیجہ اللہ کریم پر چھوڑ دیتا ہے کہ اللہ کریم جو کرے گا وہی بہتر اور میرا مقدر اور میں اپنے اللہ اور مقدر پر ایمان لایا۔ کوئی بھی وظیفہ، ورد اور نیک عمل کرنے سے مدد بھی ہو سکتی ہے اور کسی بھی وظیفہ، ورد اور نیک عمل کرنے کے بعد آزمائش بھی ہو سکتی ہے اور دونوں حق ہیں۔

س: اگر کوئی کہے میری تقریر میں نعرہ نہ لگاؤ میری بات غور سے سنو تو لوگ کہیں یہ ''دیوبندی'' یا ''وہابی'' ہے؟

جواب: اعلیٰحضرت نے فرمایا کہ "دوران وعظ خیال رکھیں کہ بلند آواز سے درود نہ پڑھیں تا کہ وعظ و نصیحت سننے سے نقصان پیدا نہ ہو چنانچہ درمختار میں ہے صواب یہ ہے کہ حضور کریم ﷺ کا اسم گرامی سن کر آپ ﷺ پر دل میں دورد شریف پڑھے۔ فتاوی شامی میں ہے یونہی جب حضور ﷺ کا ذکر چھڑ جائے تو آپ پر بلند آواز سے درود شریف نہ پڑھیں بلکہ دل میں پڑھیں اور اسی پر فتوی ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 ص 395)

مبلغ کا کام محفل میں تبلیغ کرنا ہے اور لوگوں کو علم دینا ہے صرف ان کو جذبے میں لا کر نعرے لگوا کر پیسے ہی نہیں اکھٹے کرنے۔ ایسے لوگ اللہ کریم کے حضور قیامت والے دن جواب دہ ہوں گے۔ یہاں کہہ کہہ کر سبحان اللہ کروایا جاتا ہے اور چاہے سبحان اللہ والی بات کوئی نہ ہو۔

س: ہمارے ہاں یہ تین نعرے یا رسول اللہ، یا علی، اور یا غوث الاعظم ہی لگائے جاتے ہیں؟ کیا باقی کسی بھی نبی اللہ یا ولی اللہ کو پکارنا ناجائز ہے؟

جواب: ہر نبی اور ولی کو پکارنا جائز ہے یہاں عرف کی تخصیص ہے وگرنہ کم و بیش 124000 انبیاء کرام، کم و بیش 124000 صحابہ کرام اور لاکھوں اولیاء کرام موجود ہیں۔ احادیث کے مطابق پکارنا جائز ہے اور ہم کسی بھی نبی، ولی، پیر و پیغمبر کو الہ یا مستقل بالذات نہیں سمجھتے بلکہ پکارنے کے جواز کو ثابت کرتے ہیں کہ جو کچھ احادیث میں آیا ہے اس کے منکر نہیں۔

یہ بھی نہیں کہ بندہ صرف قبر پر ہی بیٹھا رہے ورنہ بعض انبیاء و صحابہ و اولیاء اللہ کی قبریں ہیں اور کثیر نبیوں، صحابہ کرام و اولیاء کرام کی قبریں ظاہر